سوال

(08) عورت کی طہارت کے بعد بچے ہوئے پانی کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مرد کا عورت کے بچے ہوئے پانی سے طہارت حاصل کرنا صحیح قول کے مطابق کیسا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ میں (علماء کا) اختلاف مشہور ہے۔ اور جمہور علماء کا مذہب، جس کی تائید امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دو قولوں میں سے ایک قول میں فرمائی، یہ ہے کہ عورت، خواہ تنہا پانی استعمال کرے یا مرد کے ساتھ مل کر اور خواہ اس نے طہارت حدث سے حاصل کی یا پلیدی و ناپاکی لگنے سے، جمیع حالات میں مرد عورت کے باقی ماندہ پانی سے طہارت حاصل کر سکتا ہے۔ اور یہی قول صحیح ہے کیونکہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بچے ہوئے پانی سے غسل کیا۔ اور بلاشبہ یہ حدیث منع کی حدیث کہ "مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے طہارت حاصل نہ کرے۔" سے زیادہ صحیح ہے اور بہت سے اہل علم منع والی حدیث کی صحت کے قائل بھی نہیں ہیں، لہذا ایسی روایت کو حجت بنانا صحیح نہیں ہے۔ اور پھر جمہور کے اس قول کی تائید ان عمومی دلائل سے بھی ہوتی ہے جو بلا قید پانی سے طہارت حاصل کرنے کے سلسلہ میں وارد ہیں۔ تو ہر وہ پانی جس کو نجاست نے تبدیل نہ کیا ہو وہ عام پانی کے حکم میں داخل ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَلَم تَجِدوا ماءً فَتَيَمَّموا صَعيدًا طَيِّبًا ... ٤٣ ... سورة النساء

"جب تمھیں پانی میسر نہ ہو تو پاک مٹی سے تیمم کرو۔"

اس آیت میں پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں تیمم کو مباح قرار دیا گیا ہے اور یہ عورت کا بچا ہوا پانی بہر حال پانی ہے اور شارع کسی چیز سے بغیر سبب کے منع نہیں فرماتے۔ اور یہ پانی جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "(إِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ)"[1] پانی پلید نہیں ہوتا" اس کی طہارت پر دلالت کرتا ہے۔ اگر مرد کے لیے عورت کے بچے ہوئے پانی سے طہارت حاصل کرنا ناجائز ہوتا تو صحیح احادیث ضرور وارد ہوتیں جو اس کے منع پر دلالت کرتیں، کیونکہ لوگ عام طور پر اس میں مبتلا ہوتے تھے اور پھر اس میں مرد کے لیے مشقت بھی ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ یہی جواز والا قول صحیح ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا دوسرا قول، جو متاخرین کے ہاں زیادہ مشہور ہے، یہ ہے کہ مرد عورت کے تنہا حدث سے پاکی حاصل کرنے کے بعد بچے ہوئے پانی سے طہارت حاصل نہیں کر سکتا جبکہ وہ روایت جس سے ان لوگوں نے استدلال کیا ہے اس مسئلہ کی دلیل بننے کے لائق نہیں ہے، اس لیے کہ وہ ضعیف ہے اور صحیح دلائل کی مخالف ہے نیز ان کے پاس اس

قیدکی بھی کوئی دلیل نہیں کہ مرد صرف اس پانی سے طہارت حاصل نہیں کرسکتا جو عورت کے حدث سے پاکی حاصل کرنے کے بعد بچ گیا ہو۔ (علامہ عبدالرحمان السعدی رحمۃ اللہ علیہ)

---

[1]۔ صحیح سنن ابی داود رقم الحدیث (68)

ھذاما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر58

محدث فتویٰ